توحید باریتعالیٰ

(از جناب حافظ اخلاق احمد صاحب اکبرآبادی)

دوستو! تمام ارکان واعمال کی مقبولیت کا انحصار توحید پر ہے اور یہی وہ چیز ہے کہ جس نے ہم کو امتیازی شان بخشی لیکن ہم نے اس کی قدر نہ کی بلکہ غیر اسلامی روایات میں پڑکر اپنی امتیازی شان کھوئی اور ذلیل ہوئے کیونکہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (پ ۲۴ س زمر ع ۴) کا مطلب یہ ہے کہ بندہ غیر اللہ کی طرف مائل نہ ہو اور اسے اپنا حاجت روا نہ سمجھے مگر صد حیف کہ آج اسے نظر انداز کر دیا گیا ؎

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

اسواسطے کہ زبان سے صرف کلمہ پڑھنے کا نام مسلمانی نہیں بلکہ مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہر عمل میں شانِ توحید نظر آئے جو ذات احدیت میں غیر کی شرکت روا نہ رکھے۔ جس کے ہاتھ اسی کی طرف اٹھیں۔ جس کی نظریں اسی کے رحم وکرم پر رہیں جس کے دل میں صرف اسی کا خوف ہو جو اسی کو حاجت روا و مشکل کشا سمجھے۔ جس کا ہر عمل اسی کی رضا جوئی کیلئے ہو۔ یوں تو قرآن مجید میں توحید کی خوبی اور عظمت اور شرک کی برائی و مذمت پر آپ کو بہت سی مثالیں ملیں گی لیکن ذیل کی آیت اپنے مخصوص انداز میں قابل غور ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ ج اِتَّخَذَتْ بَیْتًا ط وَاِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ م لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۲۰ س عنکبوت ع ۴) یعنی مثال ان لوگوں کی جنھوں نے تجویز کیا مددگار اللہ کے سوا مانند مکڑی کے ہے جس نے بنایا گھر اور تحقیق زیادہ کمزور گھروں کا البتہ گھر مکڑی کا ہے کاش کہ وہ جان لیتے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ (مشکوٰۃ) یعنی مت شریک کر تو اللہ کے ساتھ کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور جلا دیا جائے۔

پس ہماری مثال اس دہقانی کی سی ہے جو اندھیری رات میں شیر کو بیل سمجھکر اس پر ہاتھ پھیرنے لگا کیونکہ اگر روشنی ہوتی تو اس کی دہشت سے اس کا پتہ پھٹ جاتا۔ اسی طرح ہم نے اللہ تعالیٰ سے محبت نہ کی اور اس کے نام کی عزت کو نہ سمجھا ورنہ معلوم ہو جاتا کہ شان احدیت کیا ہے ؎

زباں سے گر کیا توحید کا دعویٰ تو کیا حاصل
بنایا ہے بتِ پندار کو اپنا خدا تو نے